ایک جذبہ کے تحت کیا ہے اور یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین ایک سنبول (symbol) بن چکے ہیں، ایک شخص کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں آپ کے سے اسلامی نظام قائم کیا جس میں دار العلوم کے طلباء کا عظیم حصہ ہے تو اللہ پاک نے دار العلوم کو جہاد کی بڑی عزت دی :اور دار لعلوم کے ہزاروں طلباء نے قربانی دی ہے اور شہید بھی ہوئے ہیں۔ ان تمام امور کا مثبت ثمرہ امیر المومنین ملا محمد عمر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جنہوں نے ایک اسلامی نظام قائم کیا۔ تو ہم اعزاز سمجھتے ہیں کہ دار العلوم ان کو ایک اعزازی ڈگری عطا کرے جسے دنیا میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک طریقہ ہے کہ ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ مولانا محمد عمر کا یہ اعزاز تمام علماء کی خدمات کا اعتراف ہے۔ انکو دورہ حدیث کا موقع نہیں ملا۔ البتہ دار العلوم حقانیہ کے کئی حقانی فضلاء سے ابتدائی درجات میں گویا یہ دار العلوم کے استفادہ کا موقعہ ملا۔ اساتذہ کا اعتماد ہے کہ اصل علم تو عمل جہاد ہے نور تعلق مع اللہ ہے اور دنیا کو اسلامی نظام دینا ہے۔ وصلی الله علی النبی الامی واله واصحابه وسلم تسليما كثيراً۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کا خطاب

الحمدلله جل وعلیٰ : والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء : وعلیٰ اله واصحابه شموس الفضل واعلام الهدی اما بعد قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون: قال النبی صلی الله علیه وسلم : العلماء ورثه الانبیاء : وان الانبیالم یور ثوا دیناراًولا درهماً بل ورثوالعلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

میرے قابل صد احترام علماء کرام : شیوخ الحدیث اور شیوخ التفسیر۔ اور دور دور سے آئے ہوئے معزز مہمانان کرام! اللہ پاک آپ حضرات کے آنے کو خیر و برکت کا ذریعہ بنائے، طلباء کے ختم بخاری کو اللہ پاک اس ملک میں اسلامی نظام کے لانے کا پیش خیمہ بنائے۔ اور میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر حفظه الله وایده بنصرمن عنده کو عالمی فخری سند عطا کی۔ یقیناً وہ اس سند کے مستحق ہیں۔ ایسا عظیم

مجاہد کہ اسکے آنے سے اللہ پاک نے سولہ سال کی مسلسل جہاد کے ثمرات کو زندہ کیا۔ ایسا عالم ہزاروں عالموں پر بھاری ہے: ولیس علی اللہ بمستنکر : ان یجمع العالم فی واحد دار العلوم ایک جہادی مرکز ہے۔ ہمارے شیخ و مربی حضرت مولانا عبدالحق نے ساری زندگی جہاد کا درس دیا۔ شاگردوں کو فرماتے تھے کہ ایسا وقت آئے گا کہ اللہ تعالی آپکے ہاتھوں میں زمام اقتدار دے گا، انشاء اللہ آپ قاضی ہونگے، مفتی ہونگے گورنر، وزیر اعظم، وزیر اور مشیر بھی ہنگے گے تو بعض طلباء مسکراتے تھے کہ یہ حضرت الشیخ کیا فرماتے ہیں؟ لیکن اصل بات یہ تھی کہ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله، اور قلندر ہر چه گوید دیده گوید

آج الحمد للہ حضرت الشیخ کے شاگرد (تحریک طالبان) حقیقی معنی میں افغانستان میں برسر اقتدار ہیں اور انہوں نے دنیا کی واحد مکمل آزاد اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ اور دنیا بھر کی عالمی طاغوتی قوتوں کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ یہ سب دار العلوم حقانیہ اور حضرت شیخ کی کرامات اور دعائیں ہیں۔ دار العلوم حقانیہ اور دیگر مدارس اسلامیہ کی طرف آج دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اکھٹی ہو چکی ہیں۔ وہ اسلامی مدارس کے بڑھتے ہوئے کردار کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس مقصد کے لئے انہوں نے سابق وزیر اعظم نواز شریف اور اسکے بھائی کو استعمال کرنا چاہا لیکن الحمد للہ خدا نے ان سازشی عناصر کو اپنی سازشوں سمیت نیست و نابود کر دیا۔ تحریک طالبان پر بھی انہوں نے دہشت گردی کا الزام عائد کیا۔ جب افغان سفیر مولانا سعید الرحمان حقانی نے میاں برادران کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے کیلئے وقت مانگا تو ان متکبر اور زمانہ حال کے فرعونوں نے رعونیت سے کہا کہ ہمارے پاس تمہارے لئے کوئی وقت نہیں تو خدا نے کہا کہ اب تمہارے لئے بھی میرے پاس وقت نہیں۔ اور انکو ذلت اور حقارت کیساتھ اقتدار سے باہر پھینک دیا۔ ہماری دعا ہے کہ موجودہ عسکری قیادت کو اللہ تعالیٰ ملک و ملت کی خدمت اور اسلامی نظام نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

میں شمس الاسلام امیر المومنین حضرت مولانا ملا محمد عمر مجاہد مدظلہ اور تحریک طالبان کو دار العلوم کی اعزازی ڈگری پیش کرنے پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔